7 سال، 15 ریاستوں میں پیپر لیک کے 70 معاملے

نیٹ-(یو جی) میں جو بھی ہوا ہے، اس نے نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی کی کارکردگی پر سوالیہ نشان لگا دیا ہے۔ اب اس کی ساکھ بحال کرنے کے لیے وزیر تعلیم کو بڑی محنت کرنی پڑے گی۔

نیٹ- یوجی کا دوبارہ امتحان لیا جائے گا؟ اس پر کچھ کہنا مشکل ہے۔ اس امتحان کو لینے والی نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی کے ڈائرکٹر کو ہٹا دیا گیا ہے۔ اس ایجنسی کی طرف سے پہلے گریس نمبر کی بات کہی گئی تھی اور 1563 کا دوبارہ امتحان لینے کے لیے 23 جون کی تاریخ متعین کی گئی تھی۔ امتحان ہوا۔ 813 طلبا نے ہی امتحان دیا مگر نیٹ-(یو جی) کا معاملہ ٹھنڈا نہیں پڑا ہے۔ جولائی میں عدالت عظمیٰ میں اس کی سنوائی ہونی ہے۔ عدالت کیا فیصلے سنائے گی، تاریخ ساز فیصلے سنائے گی، اس پر کچھ کہنا مشکل ہے۔ فی الوقت عدالت عظمیٰ نے کونسلنگ کو نہیں روکا ہے۔ حیرت اس بات پر ہے کہ ایک کے بعد ایک امتحان کے پیپر لیک ہو جاتے ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق، گزشتہ 7 سال میں 15 ریاستوں میں پیپر لیک کے 70 معاملے آچکے ہیں۔ اس کا اثر امتحان دینے والے 1.7 کروڑ امیدواروں پر پڑا ہے۔ نیٹ-(یو جی) میں ہی ہر لاکھوں طلبا بیٹھتے ہیں۔ اس سال 24,06,079 طلبا نے نیٹ-(یو جی) کا رجسٹریشن کرایا تھا۔ ان میں سے 23,33,297 طلبا امتحان میں بیٹھے۔ 13,16,268 طلبا نے کوالیفائی کیا۔ اس سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے کہ نیٹ-(یو جی) کا معاملہ اتنا گرمایا ہوا کیوں ہے۔ طلبا دو حصے میں بٹے ہوئے نظر آتے ہیں۔ جن طلبا کے زیادہ اور اچھے نمبر آئے ہیں، وہ یہ نہیں چاہتے کہ دوبارہ امتحان ہو اور جن طلبا کو یہ لگتا ہے کہ امتحان میں گڑبڑی ہوئی ہے، وہ چاہتے ہیں کہ دوبارہ امتحان ہو اور ان کا حق انہیں ملے۔ غالباً حکومت کو بھی اسی لیے یہ تذبذب ہوگا کہ وہ امتحان منسوخ کرے یا نہ کرے۔ تفتیش جاری ہے۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ تفتیش کے آنے کے بعد مضطرب طلبا اور ان کے والدین مطمئن ہوجائیں گے۔ نیٹ-(یو جی) میں جو بھی ہوا ہے، اس نے نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی کی کارکردگی پر سوالیہ نشان لگا دیا ہے۔ اب اس کی ساکھ بحال کرنے کے لیے وزیر تعلیم کو بڑی محنت کرنی پڑے گی۔ ■

2020 سے 2023 تک 7 طلبا نے 720 نمبر حاصل کیے تھے یعنی 2024 میں پچھلے 4 سال میں صد فیصد نمبر لانے والوں کی مجموعی تعداد سے 9گنا زیادہ طلبا نے 720 نمبر حاصل کیے ہیں۔

طلبا نے بنایا ریکارڈ یا سسٹم نے؟

میڈیکل کالجوں میں داخلے کے لیے مقابلہ جاتی امتحانات میں اچھے نمبر لانا ہمیشہ سے مشکل سمجھا جاتا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نیٹ-(یو جی) میں 2020 میں شعیب آفتاب اور آکانکشا سنگھ نے صد فیصد نمبر یعنی 720 میں سے 720 نمبر حاصل کرکے تہلکہ مچا دیا تھا۔ دونوں اس معاملے میں طلبا کے آئیڈیل سے بن گئے تھے کہ 720 میں سے 720 نمبر حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ یکساں نمبر لانے کے باوجود نہ جانے کیوں شعیب کو نمبر وَن رینک دیا گیا تھا اور آکانکشا کو نمبر دو؟ 2021 میں مرنال کٹیری، تنمے گپتا اور کارتک جی نائر نے 720 نمبر حاصل کیے۔ تینوں کو نمبر وَن کا رینک دیا گیا۔ اس طرح لگا کہ اب 720 نمبر لانے والے طلبا کی تعداد میں اضافہ ہوگا۔ 2022 میں تنشکا نے ٹاپ کیا۔ وہ 715 نمبر ہی حاصل کرسکی تھیں، البتہ 2023 میں پربنجن جے اور بورا ورون چکرورتی نے 720 نمبر حاصل کیے تھے۔ دونوں کو نمبر وَن کا رینک دیا گیا تھا۔ اس سال کے نیٹ-(یو جی) کے نتائج نے تاریخ رقم کر دی، کیونکہ 67 طلبا نے 720 میں سے 720 نمبر حاصل کیے ہیں۔ ایک ہی سینٹر کے 6 طلبا نے 720 نمبر حاصل کیے ہیں۔ 2020 سے 2023 تک 7 طلبا نے 720 نمبر حاصل کیے تھے یعنی 2024 میں پچھلے 4 سال میں صد فیصد نمبر لانے والوں کی مجموعی تعداد سے 9 گنا زیادہ طلبا نے 720 نمبر حاصل کیے ہیں۔ طلبا کی اتنی شاندار کامیابی واقعی حیرت کی بات ہے۔ ممکن ہے، اس سال زیادہ ہی باصلاحیت طلبا نے نیٹ-(یو جی) کا امتحان دیا ہو مگر امتحان اور نتائج کے سلسلے میں رپورٹوں کو پڑھتے ہوئے یہی لگتا ہے کہ دال میں کچھ کالا نہیں، زیادہ ہی کالا ہے۔ اسی لیے اس سوال کا جواب دینا فی الوقت مشکل ہے کہ اس سال نمبروں کا ریکارڈ طلبا نے بنایا ہے یا سسٹم نے بنوایا ہے؟ ■

تعلیمی نظام سے بدعنوانی کے زہر کا خاتمہ ضروری

ایم اے کنولؔ جعفری

پیپرلیک معاملے کے طول پکڑنے اور حزب اختلاف کے آواز بلند کرنے پر این ٹی اے کے ڈائرکٹر جنرل سبودھ کمار کو عہدے سے ہٹاکر ان کی جگہ سبکدوش آئی اے ایس افسر پردیپ سنگھ کھرولا کو تعینات کیا گیا۔ پہلے این ٹی اے کو کلین چٹ دینے والے مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نے اسرو کے سابق چیئرمین ڈاکٹر کے رادھا کرشنن کی قیادت میں ایک 7 رکنی ٹیم تشکیل کرکے اسے تفتیش کرنے اور جانچ رپورٹ پیش کرنے کو کہا ہے۔

قریب پانچ دہائی پہلے ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ کا امتحان دینے والے طلبا کی دائیں، بائیں یا پیچھے مڑکر دیکھنے کی ہمت نہیں پڑتی تھی۔ امتحان گاہ میں نگراں کی موجودگی ہی کافی ہوتی تھی مگر آج کوئی بھی ایسا شعبہ نہیں ہے جسے بدعنوانی سے پاک صاف یا اچھوتا رہنے کی کلین چٹ دی جاسکے۔ عام تعلیم اور امتحانات کو تو چھوڑیے، مقابلہ جاتی امتحانات میں بھی سیاسی اور سفید کالر والے کتنے ہی افراد بدعنوانی کا جال اٹھائے نئے نئے پرندوں اور نئی نئی مچھلیوں کو پکڑنے اور پھانسنے میں لگے ہیں۔ کیا اس طرح کے ہتھکنڈے ملک کی ترقی میں سب سے بڑا روڑا نہیں ہیں؟

مسابقتی امتحان میں پاس ہونا ہر طالب علم کا خواب ہوتا ہے۔ اس کے لیے طلبا اپنی رات کی نیند اور دن کے سکون کو بالائے طاق رکھ کر محنت کرتے ہیں۔ اس کے باوجود انہیں اتنے نمبر حاصل نہیں ہو پاتے کہ ان کا داخلہ ہو سکے۔ دوسری جانب ایسے طلبا بھی ہیں جو 'شارٹ کٹ' طریقہ اپنا کر بغیر کسی خاص تیاری کے امتحان میں بڑھیا مارکس اور اچھی رینک حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اس مرتبہ نیٹ-یوجی میں پیپر لیک ہو گیا۔ بتایا گیا کہ پیپر لیک کرنے میں کامیاب ہونے والے تعلیم مافیاؤں کا جال بہار، جھارکھنڈ، مہاراشٹر، گجرات اور اتر پردیش سمیت ملک بھر کی کئی ریاستوں میں پھیلا ہوا ہے۔ پیپر لیک امتحان سے ایک روز پہلے ہوا۔ اس میں سوشل میڈیا، خاص کر وہاٹس ایپ کا اہم کردار رہا۔ نیٹ کا پیپر ہو بہو مافیاؤں کے پاس پہنچا اور سالور گینگ کے گرگوں نے طلبا سے مبینہ طور پر 30 سے 40 لاکھ روپے تک وصول کر کے امتحان سے ایک روز پہلے انہیں سوالات اور ان کے جوابات رٹوائے۔ تعجب اس بات پر ہے کہ جن 67 طلبا نے 720 میں سے 720 نمبر حاصل کیے ہیں، ان میں سے 6 طلبا ایک ہی سینٹر کے تھے۔

قریب 24 لاکھ طلبا نے نیٹ-یوجی کے امتحان میں حصہ لیا تھا۔ نتائج آنے کے کئی دہائیوں سے نامی گرامی سینٹر چلانے والے افراد اور طلبا ہکا بکا رہ گئے۔ نیٹ کا امتحان منسوخ کرنے کے مطالبے کے ساتھ طلبا، طلبا کے اہل خانہ اور اساتذہ سڑکوں پر آگئے۔ انہوں نے اپنے ہاتھوں میں پوسٹر لے کر احتجاج اور مظاہرے شروع کر دیے۔ پیپر لیک کے معاملے کو حزب اختلاف نے بھی ہاتھوں ہاتھ لیا اور مودی حکومت کو گھیرا۔ راہل گاندھی، ملکارجن کھڑگے، سنجے سنگھ، اکھلیش یادو، ممتا بنرجی، شرد پوار، تیجسوی یادو سمیت کتنے ہی پارٹی رہنما میڈیکل انٹرنس امتحان میں ہوئی بدعنوانی اور دھاندلی کے خلاف صف بند ہو گئے۔ کئی رہنماؤں نے تو وزیر تعلیم کے ساتھ ساتھ وزیراعظم کے بھی استعفیٰ کا مطالبہ کر ڈالا۔ کانگریس کی جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی نے ایک کے بعد ایک امتحان کا پیپر لیک ہونے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ مودی حکومت کے گزشتہ 5 برسوں میں 43 پیپر لیک ہوئے۔ یو جی سی-نیٹ (UGC-NET) کا نتیجہ مشکوک ٹھہرا۔ اس امتحان کو منعقد کرانے کی ذمہ داری اسی این ٹی اے کو دینے کی کوئی تک نہیں تھی جس کے ذریعے کرایا گیا پہلا مقابلہ جاتی امتحان مشکوک ٹھہرایا جا چکا تھا۔ مودی سرکار نے اپوزیشن اور مظاہرین کے مطالبے کو درکنار کر دیا۔ عدالت عظمیٰ نے بھی اس بابت 6 جولائی سے شروع ہونے والی کونسلنگ کو منسوخ کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کا کہنا ہے کہ اگر حکومت کی جانب سے کوئی ایسا قدم اٹھایا جاتا ہے تو کونسلنگ اور اس کی بنیاد پر ہونے والے داخلے منسوخ ہو جائیں گے۔ اس میں دو رائے نہیں ہے کہ کسی بھی ملک کی تعلیم کا ناقص نظام اس ملک کی ترقی کو متاثر کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہ بات بھی درست ہے کہ اب لوگ تعلیم کی اہمیت کو جاننے اور سمجھنے لگے ہیں۔ اسی لیے کئی والدین اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو اعلیٰ تعلیم دلانے اور انہیں مقابلہ جاتی امتحانات میں کامیاب دیکھنے کے لیے کوچنگ بھی دلاتے ہیں۔ کچھ لوگ تو اپنی زمین فروخت کر کے یا پھر کسی ساہوکار سے اس امید پر قرض لے کر بچوں کو نیٹ میں کامیابی کے لیے کوچنگ کراتے ہیں کہ کل کو جب ان کا بچہ بڑا ڈاکٹر بن جائے گا تب اس کی تنخواہ سے قرض ادا کر دیں گے لیکن بدعنوانی کی وجہ سے ان کا یہ خواب پورا ہوتا نظر نہیں آتا۔

پیپر لیک معاملے کے طول پکڑنے اور حزب اختلاف کے آواز بلند کرنے پر این ٹی اے کے ڈائرکٹر جنرل سبودھ کمار کو عہدے سے ہٹاکر ان کی جگہ سبکدوش آئی اے ایس افسر پردیپ سنگھ کھرولا کو تعینات کیا گیا۔ ادھر پہلے این ٹی اے کو کلین چٹ دینے والے مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نے اصلاحی اقدام کے تحت اِسرو کے سابق چیئرمین ڈاکٹر کے رادھا کرشنن کی قیادت میں ایک 7 رکنی ٹیم تشکیل کر کے اسے تفتیش کرنے اور جانچ رپورٹ پیش کرنے کو کہا ہے۔ نیٹ پیپر لیک معاملہ سی بی آئی کو سونپا گیا ہے۔ یہ مطالبہ طلبا اور اپوزیشن کی جانب سے بھی کیا گیا تھا۔ ادھر سی بی آئی نے نیٹ-یوجی میں بے ضابطگیوں سے متعلق 5 معاملات کو اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ یہ معاملے بہار، گجرات اور راجستھان میں درج کیے گئے ہیں۔ اس معاملے میں این ٹی اے کے دو سینئر اہلکار بھی رڈار پر ہیں۔ دراصل صرف این ٹی اے کے افسران ہی جانتے ہیں کہ امتحان میں سوالیہ پرچوں کا کون سا سیٹ کھولا جائے گا؟ وہ سینئر سپرنٹنڈینٹ کو امتحان سے ٹھیک پہلے سیٹ کھولنے کے بارے میں مطلع کرتے ہیں۔ ایسے میں سی بی آئی، این ٹی اے کے ان افسران کے کردار کی بھی تفتیش کر سکتی ہے۔ اس دوران پٹنہ اور گودھرا پہنچنے والی ٹیموں نے ضروری دستاویزات اور شواہد اکٹھا کرنے شروع کر دیے ہیں۔ پٹنہ میں ٹیم اکنامک آفنس یونٹ (ای او یو) کے دفتر پہنچی اور تفتیش افسران سے شواہد اکٹھے کر کے رپورٹ مرکزی وزارت تعلیم کو پیش کیا۔ شواہد میں سوالیہ پرچے کے جلے ہوئے ٹکڑے، گرفتار ملزمان کے موبائل فون، سم کارڈ، لیپ ٹاپ، پوسٹ ڈیٹڈ چیک اور سوالیہ پرچے شامل ہیں۔ بہار اور جھارکھنڈ کے 100 امیدواروں نے 5 مئی کو امتحان کے مرکز پہنچنے سے پہلے ہی نیٹ کا پرچہ حاصل کر لیا تھا۔ پیپر لیک کو امتحان مافیا اور سائبر کرمنلس نے مل کر انجام دیا تھا۔ سی بی آئی مہاراشٹر کے لاتور میں درج ایک دیگر مقدمے کو بھی اپنے ہاتھ میں لے سکتی ہے۔ گجرات پولیس نے 8 مئی کو نیٹ میں دھوکہ دہی، مجرمانہ سازش کا معاملہ درج کیا تھا جبکہ وہ پٹنہ میں ای او یو پیپر لیک معاملے کی تحقیقات کر رہی ہے۔ گودھرا پولیس نے ایک پرنسپل اور ایک ٹیچر سمیت 5 لوگوں کو گرفتار کیا ہے۔ سی بی آئی کی خصوصی ٹیم کورٹ سے ٹرانزٹ ریمانڈ لے کر گرفتار ملزمان کو دہلی لا سکتی ہے۔ ثبوت تباہ کرنے کے الزام میں اس معاملے میں مزید ایف آئی آر درج کی جا سکتی ہے۔ گرفتار جونیئر انجینئر کے خلاف آمدنی سے زیادہ اثاثوں کا مقدمہ درج کیا جا سکتا ہے۔

دوسری جانب اتر پردیش نے پرچہ لیک ہونے کے معاملوں پر قدغن لگانے کے لیے زبردست پیش بندی کی ہے۔ 25 جون کو وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی صدارت میں ہوئی کیبنٹ کی میٹنگ میں ایک آرڈیننس کو منظوری دی گئی ہے۔ اس کے تحت مرکزی قانون میں 10 برس کی سزا اور ایک کروڑ روپے کے جرمانے کو تبدیل کر کے تاحیات قید اور ایک کروڑ روپے میں تبدیل کیا گیا ہے۔ یہ آرڈیننس بھرتی کے ساتھ داخلہ اور ترقی کے امتحانات پر نافذ ہوگا۔ اس آرڈیننس کے مطابق ریاست میں مقابلہ جاتی امتحانات کے پیپر لیک کرنے والے شخص کو اب 2 برس سے لے کر تاعمر قید تک کی سزا کا سامنا کرنا ہوگا۔ اتنا ہی نہیں، اس پر ایک کروڑ روپے کا جرمانہ بھی عائد کیا جائے گا۔ اس سے متعلق ذیلی عوامی امتحان (غیر منصفانہ طریقوں کی روک تھام) آرڈیننس 2024 کے مسودے کو منظوری دی گئی ہے۔ اسمبلی کا اجلاس نہیں ہونے کی وجہ سے بل کی جگہ آرڈیننس کا مسودہ پیش کیا گیا ہے۔ گورنر کی رضامندی کے بعد محکمۂ داخلہ اس کا نوٹیفکیشن جاری کرے گا۔ وزیر خزانہ سریش کھنہ کے مطابق، آرڈیننس کے تحت پبلک سروس کمیشن، اتر پردیش ماتحت خدمات سلیکشن بورڈ، یوپی بورڈ، یونیورسٹی اتھارٹی یا باڈی یا ان کے ذریعہ نامزد ادارے کو شامل کیا گیا ہے۔ اس کا اطلاق بھرتی کے مختلف امتحانات، ریگولرائزیشن یا پروموشن کے امتحانات، ڈگری، ڈپلومہ کے داخلے کے امتحانات، اسناد یا تعلیمی سرٹیفکیٹس پر بھی ہوگا۔ سوالیہ پرچوں کی تقسیم اور روزگار کی جعلی ویب سائٹس بنانا بھی اس کے دائرۂ کار میں آئے گا۔ امتحان متاثر ہونے کی صورت میں امتحان کا مالی بوجھ پیپر حل کرنے والے سالور گروہ سے وصول کیا جائے گا۔ امتحانات میں بے ضابطگیوں میں ملوث اداروں اور خدمات فراہم کرنے والوں کو ہمیشہ کے لیے بلیک لسٹ کر دیا جائے گا۔ اس کی جائیداد بھی ضبط کر لی جائے گی۔ پیپر لیک سے متعلق تمام جرائم کو سیشن کورٹ نے قابل سماعت، ناقابل ضمانت، قابل سماعت اور ناقابل تسخیر (جرمانہ معاف نہ ہو) قرار دیا ہے۔ ضمانت کے حوالے سے سخت انتظامات کیے گئے ہیں۔

اگر دوسری ریاستوں کے حکومتیں بھی اسی طرح کے سخت ترین اقدام اٹھائیں تو پرچے آؤٹ ہونے کی روایت کو توڑا جا سکتا ہے۔ ملک کے نظام تعلیم کو تباہ کرنے والے افراد کے خلاف سخت قدم تو اٹھانے ہی ہوں گے۔ ساتھ ہی طلبا کے دل و دماغ میں بیٹھ چکے خوف، مایوسی اور احساس کمتری کو باہر نکال کر ان میں یہ احساس پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ ان کی محنت قطعی رائیگاں نہیں جائے گی اور وہ اپنے مقصد میں یقینی طور پر کامیاب ہوں گے۔ ■

(مضمون نگار سینئر صحافی اور ادیب ہیں)
jafrikanwal785@gmail.com

دیگر ملکوں میں ایم بی بی ایس کی فیس کم

بیرونی ممالک کے تمام میڈیکل کالجوں کی فیس یکساں نہیں ہے۔ کالج کے مطابق ہی فیس کا تعین ہوتا ہے۔ بڑا کالج ہے تو فیس بھی بڑی ہوگی، پھر بھی اپنے ملک کے بیشتر پرائیویٹ میڈیکل کالجوں کی فیس سے کم ہی ہوتی ہے فیس۔ اندازے کے مطابق، بنگلہ دیش میں ایم بی بی ایس کی اوسط فیس 25 سے 35 لاکھ ہوتی ہے۔ بود و باش پر ماہانہ خرچ 10,000 روپے آتا ہے۔ بنگلہ دیش میں ایم بی بی ایس کا کورس 6 سال کا ہوتا ہے۔ اس میں ایک سال کا انٹرن شپ شامل ہے۔ روس میں ایم بی بی ایس کی اوسط فیس 15 سے 50 لاکھ روپے ہے۔ وہاں رہنے کا ماہانہ خرچ 12,000 کے قریب ہوتا ہے۔ روس میں ایم بی بی ایس کا کورس 5.8 سال کا ہوتا ہے۔ اس میں ایک سال کی ٹریننگ کا وقت شامل ہوتا ہے۔ دیگر ممالک میں بھی ایم بی بی ایس کی فیس کم ہے۔ اسی لیے طلبا میڈیکل کی پڑھائی کرنے کے لیے ان ممالک کا بھی رخ کرتے ہیں۔ کرغزستان میں 18 سے 32 لاکھ روپے ایم بی بی ایس کی فیس ہے تو آرمینیا میں 18 سے 25 لاکھ روپے جبکہ جارجیا میں 30 سے 50 لاکھ روپے۔ قزاقستان میں ایم بی بی ایس کی فیس 15 سے 20 لاکھ روپے ہے تو بیلاروس میں 20 سے 25 روپے اور فلپائن میں 25 سے 30 روپے لاکھ روپے۔ چین میں بھی ایم بی بی ایس کی فیس 25 سے 30 لاکھ روپے ہے۔ اس فیس میں کچھ کمی یا اضافہ ممکن ہے لیکن یہ ایشو اہمیت کا حامل ہے کہ ہمارے ملک کے پرائیویٹ کالجوں کے ایم بی بی ایس کی فیس اتنی زیادہ کیوں ہے؟ کیا فیس کم کرنے کے لیے اقدامات نہیں کیے جا سکتے تاکہ وہ طلبا جو اپنے ہی ملک میں رہ کر پڑھنا چاہتے ہیں، اپنے ہی ملک میں رہ کر پڑھ سکیں۔ سوال یہ بھی ہے کہ ایک ایم بی بی ایس ڈاکٹر کو ماہانہ تنخواہ کیا دی جاتی ہے؟ اگر وہ اتنی رقم خرچ کر کے تعلیم حاصل کرے گا کہ 7-5 سال تعلیم پر خرچ کی گئی رقم کو نکالنے میں ہی لگ جائیں تو پھر وہ ایمانداری سے ڈاکٹری کیسے کرے گا؟ طلبا کی سہولتوں اور ہیلتھ سیکٹر کو بہتر بنانے کے لیے یہ ضروری ہے کہ ملک عزیز کے پرائیویٹ میڈیکل کالجوں کی فیس کم کرائی جائے اور اس سلسلے میں سرکار جو رول ادا کر سکتی ہے، وہ رول ادا کرے تاکہ طلبا یہ سمجھیں کہ وہ نوجوانوں کی سرکار ہے۔ ■

2023 اور 2024
نمبر اور رینک کا موازنہ

2023 میں کتنے نمبر لانے پر کون سا رینک ملا اور 2024 میں کتنے نمبر لانے پر کون سا نمبر ملا، یہ جاننا ضروری ہے تاکہ یہ بات سمجھی جا سکے کہ طلبا اور ان کے والدین پریشان کیوں ہیں۔ 2024 میں 67 طلبا نے 720 نمبر حاصل کر کے نمبر وَن رینک حاصل کیا ہے۔ 2023 میں 720 نمبر 2 طلبا نے حاصل کیے تھے اور وہ نمبر وَن رہے تھے۔ 'شکشا ڈاٹ کام' کے مطابق، 2024 میں 665-690 سے نمبر حاصل کرنے والے طلبا کا رینک 4,406-17,800 ہے جبکہ 'کریئرس 360' کے مطابق، 2023 میں 601-650 نمبر لانے والے طلبا کا رینک 4677-20568 تھا۔ 'شکشا ڈاٹ کام' کے مطابق، 2024 میں 638-656 نمبر لانے والوں کا رینک 25,500-40,116 ہے۔ ایسی صورت میں اگر اس سال دوبارہ امتحان نہ لیا گیا تو اگلے سال مقابلہ کافی سخت ہوگا، کیونکہ طلبا کی سمجھ میں یہ بات بڑی اچھی طرح آ گئی ہوگی کہ سرکاری کالج میں داخلے کے لیے کتنے نمبر لانے پڑیں گے۔ ان حالات کا اثر طلبا کے ذہن پر کیا پڑے گا، سوچنے کی بات یہ بھی ہے۔ اسی لیے مرکزی حکومت کے ریاستی حکومتوں کو بھی نئے میڈیکل کالجز کے قیام پر خصوصی توجہ دینی چاہیے اور سنجیدہ توجہ اس پر بھی دینی چاہیے کہ پرائیویٹ میڈیکل کالجز کی فیس کم ہو، کیونکہ ہر سال طلبا کی تعداد بڑھ رہی ہے اور اچھے رینک سے کامیاب تمام طلبا کا سرکاری میڈیکل کالجز میں داخلہ ممکن نہیں۔ ■